B. A. II
Paper IV

آج ہم کو گرامر میں علم العروض بتائیں گے ۔ کسی بھی شعر کا وزن ارکان سے مرکب ہوتا ہے اور ارکان اصول سے مرکب ہوتے ہیں ۔ یہ اصول تین ہیں جن کو ارکان ثلاثہ بھی کہتے ہیں جو اس طرح ہیں ۔

(۱) سبب (۲) وتد (۳) فاصلہ

"سبب"

سبب دو حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) سبب خفیف ۔ وہ دو حرفی کلمہ جس کا دوسرا حرف ساکن ہو جیسے سر، دل فاعلن کا "فا"

(۲) سبب ثقیل ۔ وہ دو حرفی کلمہ جس کا دونوں حرف متحرک ہوں ۔ جیسے پرِ درِ، شرمیں ۔ متفاعلن کا مُتَ

"وتد"

وتد تین حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں

(الف) وتد مجموع :۔ وہ تین حرفی کلمہ ہے جس کا تیسرا حرف ساکن ہو ۔ جیسے چمن سخن، فعولن کا فعو

(ب) وتد مفروق :۔ وہ تین حرفی کلمہ ہے جس کا دوسرا حرف ساکن ہو جیسے رامن، مندر ۔ فاعلاتن کا فاع

"فاصلہ صغریٰ"

چار حرف کا وہ کلمہ جس کا چوتھا حرف ساکن ہو فاصلہ صغریٰ کہتے ہیں ۔ جیسے ملکی ۔ متفاعلن کا متفا ۔

فاصلہ کبریٰ

پانچ حرف کا وہ کلمہ جس کا پانچواں حرف ساکن ہو ۔ جیسے کشمکش ۔ نگزری ۔

از سر کوئے وفا قدمے نگزری

از	سر	کوئے	وفا	قدمے	نگزری
سبب خفیف	سبب ثقیل	وتد مفروق	وتد مجموع	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

Scanned with CamScanner

"رُکن"

اشعار کو وزن کرنے کیلئے چند الفاظ مقرر ہیں جن کو ارکان کہتے ہیں۔ انہیں سے بحریں مرکب ہوتی ہیں۔ ارکان تعداد میں آٹھ ہیں۔ اہل عروض میں حروف ف ع ل سے پنج حرفی اور ہفت حرفی مشتق کرکے آٹھ ارکان قائم کرتے ہیں۔ ان میں دو یعنی فعولن اور فاعلن پنج حرفی ہیں۔ بقیہ ہفت حرفی ہیں۔ فعولن۔ فاعلن۔ مفاعیلن۔ مستفعلن۔ مفاعلتن۔ متفاعلن۔ فاعلاتن۔ مفعولات۔ ارکان کو اصول اوزان، تفاعیل، افاعیل اور اوزان عروض کہتے ہیں۔

"قافیہ"

قافیہ کے لغوی معنی پیچھے آنے والے کے ہیں۔ اصطلاح میں "قافیہ" اس مجموعہ حروف و حرکات معین کا نام ہے جو غزل و قصیدہ کے مطلع اور مثنوی کے ہر مصرع کے آخر میں اور قطعہ و باقی اشعار غزل و قصیدہ کے مصرعِ ثانی کے آخر میں الفاظ مختلفہ کے اندر مکرر آتے ہیں۔ جیسے

سخاوت کند نیک بخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار

یہاں پر اختیار اور بختیار قافیہ ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک بیت کا وہ آخر کلمہ قافیہ میں داخل ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے روی کو قافیہ کہا ہے۔ کچھ لوگ روی کے قبل کے حرف کو بھی قافیہ میں شامل کرتے ہیں۔ ہم قافیہ الفاظ کی کچھ مثالیں یہ ہیں۔ "درد، گرد، جفا کار، وفادار"

"حرف روی"

روا سے نکلا ہے۔ لغت میں اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ پر اسباب باندھتے ہیں۔ اصطلاح میں اس حرف آخر کو کہتے ہیں جو مصرع یا بیت کے آخر میں واقع ہو۔ یہ حرف مکرر آتا ہے اور قافیہ کی بنیاد اسی پر ہوتی ہے۔ شاعر کو اس حرف کا لانا ضروری ہے

کسے را کہ خصلت تکبر بود
سرش پر غرور از تصور بود

اس شعر میں تکبر اور تصور کا "ر" حرف روی ہے۔

Scanned with CamScanner